درس قرآن تقویٰ سینہ میں ہے؟

مولانا محمد منشاء کاشف

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ و لا یحقرہ التقوی ھھنا و یشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امری من الشر ان یحقر لہ اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ و مالہ و عرضہ (رواہ مسلم)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے کوئی مسلمان پر نہ تو ظلم کرے نہ اس کو رسوا ہونے دے نہ اس کو ذلیل و حقیر سمجھے (حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف تین دفعہ اشارہ کرکے فرمایا) تقویٰ یہاں ہوتا ہے اور پھر فرمایا ان کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر و ذلیل جانے مسلمان کی ساری چیزیں مسلمان پر حرام ہیں۔ یعنی اس پر دست درازی جرم ہے مسلمان کا خون مسلمان کا مال اور مسلمان کی آبرو۔

(مشکوۃ شریف باب الشفقۃ و الرحمۃ علی الخلق)

تشریح :۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یہ ہدایت فرمانے کے ساتھ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو حقیر و ذلیل نہ سمجھے اور اس کی تحقیر نہ کرے (لا یحقرہ) اپنے سینہ مبارک کی طرف تین دفعہ اشارہ کرکے جو یہ فرمایا "التقوی ھھنا" (تقویٰ یہاں سینہ کے اندر اور باطن میں ہوتا ہے) اس کا مقصد اور مطلب سمجھنے کے لئے پہلے یہ جان لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑائی چھوٹائی، عظمت و حقارت اور عزت و ذلت کا دارومدار "تقویٰ" پر ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

ترجمہ :۔ اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ معزز اور قابل اکرام وہ ہے جس میں تقوی زیادہ ہے۔

اور تقوی درحقیقت اللہ کے خوف اور محاسبہ آخرت کی فکر کا نام ہے اور ظاہر ہے کہ وہ دل کے اندر کی اور باطن کی ایک کیفیت ہے اور ایسی چیز نہیں ہے جسے کوئی دوسرا آدمی آنکھوں سے دیکھ کر معلوم کر سکے کہ اس آدمی میں تقوی ہے یا نہیں ہے اس لئے کہ کسی بھی صاحب ایمان کو حق نہیں ہے کہ وہ دوسرے ایمان والے کو حقیر سمجھے اور اس کی تحقیر کرے کیا خبر تم اپنی ظاہری معلومات یا قرائن سے قابل تحقیر سمجھتے ہو اس کے باطن میں تقوی ہو اور وہ اللہ کے نزدیک مکرم ہو اس لئے کسی مسلم کے لئے روا نہیں کہ وہ دوسرے مسلم کی تحقیر کرے۔ آگے آپؐ نے فرمایا :۔

کسی آدمی کے برے ہونے کے لئے تنہا یہی ایک بات کافی ہے کہ وہ دوسرے مسلم بندے کو حقیر سمجھے اور اس کی تحقیر کرے۔

بزرگی اور بڑائی اللہ تعالی کے نزدیک تقوی ہے جس کا تقوی بہت ہو اللہ کے نزدیک بہت بزرگ ہے اگرچہ کم ذات کا ہو اور جس کو تقوی نہیں وہ اللہ کے یہاں بزرگ ہی نہیں اگرچہ ذات کا بڑا ہو۔ قوم پر فخر ہرگز درست نہیں اصل چیز تقوی ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری ملاقات و قرب تو پرہیزگاروں کو حاصل ہوگی کسی قوم کے ہوں اور کسی جگہ کے رہنے والے ہوں اور فرمایا یعنی ذات پات کی وجہ سے کسی شخص پر کوئی عیب یا طعن کرنا بیجا ہے۔ کیونکہ ذات میں کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے۔ تم سب آدمؑ کی اولاد ہونے میں اس طرح برابر ہو جس طرح برابر کے دو سانچے یا پیمانے ہوتے ہیں البتہ جو متقی ہے وہ افضل ہے اور بری خصلت سے غیبت اور طعن کے قابل ہو جاتا ہے جیسے بدخلق یا بد زبان یا بخیل ہوتا اور فرمایا لوگ ذات پات پر فخر کرنا چھوڑ دیں

ورنہ اللہ تعالی ان کو گوبر کے کیڑے سے زیادہ ذلیل و خوار کر دے گا۔
(مشکوۃ ص ۴۰۹ بحوالہ قرآن مجید مولانا عبدالقہار صاحب کراچوی ص ۷۲۹)
اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

و تزودوا فان خیر الزاد التقوی۔ (البقرہ ۱۹۷)

ترجمہ:۔ اور زاد سفر ساتھ لے کر چلا کرو اور بہترین زاد راہ اللہ کا ڈر ہے۔ یعنی بہترین زاد سفر تقوی ہے اور اللہ تعالی نے جنت کا وارث بھی ان لوگوں کو بنایا ہے جن میں تقوی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

تلک الجنۃ التی نورث من عبادنا من کان تقیا۔

ترجمہ:۔ یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اس شخص کو کرتے ہیں جو پرہیزگار ہو۔ (سورہ مریم آیت ۶۳)

اور حضور اکرم ﷺ نے سورہ مریم آیت ۷۲ کی تلاوت کی:

ثم ننجی الذین اتقوا و نذر الظلمین فیھا جثیا۔

ترجمہ:۔ پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی اور نافرمانوں کو وہاں اوندھا پڑا رہنے دیں گے۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ اور آیات قرآنی سے واضح ہوا کہ جس کے دل میں تقوی ہو گا وہی مسلمان کی خیرخواہی کرے گا وہی مسلمان کی جان و مال کی حفاظت کرے گا جس شخص میں تقوی نہیں وہی شخص ظالم ہو گا اور لوگوں میں فتنہ فساد پھیلائے گا اور لوگوں کی عزت سے کھیلنا اور مال ہڑپ کرنا یہ اپنا فخر سمجھے گا اور اپنی بدمعاشی اور طاقت سے دہشت گردی پھیلائے گا تاکہ لوگ مجھ سے ڈر جائیں ایسے لوگوں کو پل صراط پر روک دیا جائے گا اور ان کو دوسرے مجرموں سے پہلے آگ میں جھونکا جائے گا۔

دعا ہے اللہ تعالی ہمیں قرآن و حدیث کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) سرکش اور بدمعاش لوگوں سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین